بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں (احادیث کی روشنی میں)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بھیڑ کے ایک ایسے بچے کے پاس سے گذرے، جس کے کان بہت چھوٹے تھے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے استفسار کیا، تم میں سے کون شخص ایک درہم کے عوض اس کو لینا پسند کرے گا؟ سب نے کہا، ہم تو کسی معمولی چیز کے بدلے بھی اپنے لئے اس کو پسند نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ۔اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے''۔ (صحیح مسلم)

اس کائنات کی ہر چیز اس کے زوال کا، اس کی ہلاکت اور تباہی کا خود پتہ بتاتی ہے۔ سورج چڑھتا ہے، چمکتا ہے، عالم کو چمکاتا ہے، چند گھڑیاں بھی نہیں گزرتیں کہ اُس کا روشن چہرہ زرد ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اتنی جلدی بڑھاپا آ گیا، چند گھڑیوں بعد اُس کی سفیدی سیاہی میں بدل گئی۔ مغرب کا اُفق اس سے روشنی چھین کر اپنے اندھیروں میں غرق کر کے ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہے کہ یہ دنیا مٹ جانے کا گھر ہے۔ آئی ہوئی بہاد دیکھ کہ یوں لگتا ہے کہ یہ کبھی نہیں جائے گی، ہوا کا ایک جھونکا جب اُسے خزاں میں بدلتا ہے تو لوگ بھول ہی جاتے ہیں کہ کبھی بہار بھی آئی تھی۔

جوانی کی ترنگ میں جب آدمی مچلتا ہے، اُچھلتا ہے، اسکے اندر جوانی کی لہریں دوڑتی ہیں، وہ سمجھتا ہے کہ یہ جوانی سدا رہے گی۔ گھنٹوں اپنے چہرے کو دیکھتا ہے۔ کبھی ایک زاویے سے کبھی دوسرے زاویے سے، اپنے اُوپر خود اتراتا ہے، اپنے اُوپر خود اُسے مان ہوتا ہے، اپنی ذات سے پیار ہوتا ہے۔ چند صبحیں گذرتی ہیں، چند شامیں گذرتی ہیں، وہی شخص ہے، وہی مرد ہے، وہی عورت ہے ۔آئینے کا سامنا کرتے ہوئے گھبراتا ہے۔ نہیں! نہیں! یہ وہ چہرہ نہیں جو کبھی تروتازہ تھا۔ اس پر تو مکڑی کے جالے کی طرح بڑھاپے نے جھریوں کا تانا بانا بن دیا۔ بھولو پہلوان جس نے ساری دنیا کو چیلنج کیا کہ ہے کوئی جو اُسے گرا سکے؟ اُس پہ ایک وقت ایسا دیکھا گیا نہ خود اُٹھ سکتا تھا، نہ بیٹھ سکتا تھا، سہارے سے اُٹھایا جاتا، سہارے سے بٹھایا جاتا۔ تو یہ کائنات نے اکھاڑے میں آ کر اعلان کیا، جسے کوئی نہ ہرا سکا، جسے کوئی نہ گرا سکا، اُسے لیل و نہار کی گردش نے ایسا چت کیا کہ اب اُٹھنے کے قابل نہیں رہا.

یہاں موت کا رقص جاری ہے۔ یہاں ہر قدم پر زندگی شکست کھا رہی ہے۔ ہر قدم پر موت جیت رہی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ مرتے مرتے بچا۔ بھئی موت آئی ہی نہیں تھی اسلئے بچا۔ ورنہ بچتے بچتے مر ہی جائیں گے۔ اسلئے یہاں کی صبح سے اگر دھوکا لگے تو شام دیکھو۔ یہاں کی جوانی سے اگر دھوکا لگے تو بڑھاپا دیکھو۔ یہاں کے ناچ گانے، راگ ورنگ سے اگر دھوکا لگے تو مرنے والے پر رونے والوں کی آہ وبکا سنو۔ یہاں کے بلند و بالا محلات اور گھروں سے دھوکا لگے تو قبرستان کا چکر لگاؤ۔ یہ وہی ہیں...آج وہی زیر خاک ہیں جن کے دروازے تک کی چیزیں باہر کے ملکوں سے منگوائی جاتی تھیں۔ جن کے باغیچوں میں لاکھوں روپے کا ایک ایک پودا لگا ہوا تھا۔ آج دیکھو تو سہی موت نے اُن کا کیا حال کر کے رکھ دیا۔

ے جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے

مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے

ے یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے اعلیٰ ے وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی

وہ زینت نرالی ، وہ فیشن نرالا جہاں تاک میں ہر گھڑی ہے اجل بھی

جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا ؟ بس اب اپنے اس جہل سے تو نکل بھی

تجھے حُسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا یہ طرز مشیت اب اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلیئے ای میل کریں :۔ **subscribe@islamic-portal.net**

قرآن واحادیث کی تعلیمات کو تمام انسانوں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاك الله **www.islamic-portal.net**